دینی تعلیم کا رسالہ دینی تعلیم کا رسالہ
جدید اید
دینی تعلیم کا رسالہ
ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح
4
نمبر
مصنف
حضرت مولانا سید محمد میاں صاحبؒ سابق ناظم، جمعیۃ علماء ہند
منظور کردہ
مرکزی دینی تعلیمی بورڈ، جمعیۃ علماء ہند
الجمعیۃ بکڈپو
گلی قاسم جان، بلیماران، دہلی-٦

ید اللہ علی الجماعۃ

دینی تعلیم کا رسالہ

نمبر ۴

سالِ سوم کی پہلی سہ ماہی کیلئے

شائع کردہ

الجمعیۃ بک ڈپو، گلی قاسم جان دہلی

قیمت ۵٫۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجات

اے سب سے اوّل اور آخر — جہاں تہاں حاضر اور ناظر
اے سب داناؤں سے دانا — سارے تواناؤں سے توانا
سب سے انوکھے سب سے نرالے — آنکھ سے اوجھل دل کے اُجالے
اے اندھوں کی آنکھ کے تارے — اے لنگڑے لولوں کے سہارے
ناؤ جہاں کی کھینے والے — دُکھ میں تسلّی دینے والے
ہر دل میں ہے تیرا بسیرا — تو پاس اور گھر دُور ہے تیرا
تو ہے ٹھکانا مسکینوں کا — تو ہے سہارا غمگینوں کا
تو ہے اکیلوں کا رکھوالا — تو ہے اندھیرے گھر کا اُجالا
سوچ میں دل بہلانے والا — بپتا میں یاد آنے والا
بے آسوں کی آس ہے تو ہی — جاگتے سوتے پاس ہے تو ہی

دل میں ہے جن کے تیری بڑائی
گنتے ہیں وہ پربت کو رائی

تو ہی ڈبوئے تو ہی ترائے
تو ہی بیڑے پار لگائے

تو ہی مرض دے تو ہی دوا دے
تو ہی دوا دارو میں شفا دے

تو ہی دلوں میں آگ لگائے
تو ہی دلوں کی لگی بجھائے

چمکارے چمکار کے مارے
مارے مار کے پھر چمکارے

پیار کا تیرے پوچھنا کیا ہے
مار میں بھی اک تیری مزا ہے

(حالی مرحوم)

خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدے

سوال ۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کو کیا عقیدے رکھنے چاہئیں ۔

جواب ۔ مسلمانوں کو عقیدہ رکھنا چاہیئے :۔

اللہ تعالیٰ ایکؔ ہے ۔

وہیؔ عبادت کے لائق ہے ، اُس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ۔

اُسؔ کا کوئی شریک یا ساجھی نہیں

وہؔ ہر بات کو جانتا ہے کوئی چیز اُس سے چھپی ہوئی نہیں ۔

وہؔ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے ۔

اُسیؔ نے زمین ، آسمان ، چاند ، سورج ، ستارے فرشتے ، آدمی ، جن ، غرض دُنیا جہان کو پیدا کیا ۔ اور وہی

سارے جہان کا مالک ہے۔

وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے، یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اُسی کے حکم سے ہوتی ہے۔

وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے

وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے۔

وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

اُس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔

نہ اُس کے ماں یا باپ ہے۔ نہ بیٹا بیٹی، نہ بیوی، نہ کسی سے اُس کا رشتہ ناتا ہے، وہ اُن تمام تعلقات سے پاک ہے۔

سب اُس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں اور اُس کو کسی چیز کی حاجت نہیں۔

وہ بے مثل ہے، کوئی اُس کے مشابہ یعنی اُس جیسا نہیں۔

وہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔

وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں، ناک کان اور شکل وصورت سے پاک ہے۔

اُس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دُنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر اُن کو لگا دیا ہے۔ جن کو وہ اُس کے حکم اور منشا کے موافق اُس کی دی ہوئی طاقت اور قدرت سے انجام دیتے ہیں۔

اُس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں کو سچّا مذہب سکھائیں، اچھی باتیں بتائیں اور بُری باتوں سے بچائیں۔

سوالات

تم جو مناجات پڑھ چکے ہو اُس سے اللہ تعالیٰ کی کچھ صفتیں معلوم ہوتی ہیں۔
تم بتاؤ کونسی صفت کس شعر سے معلوم ہوتی ہے۔
کس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے مثل ہے، اُس جیسا کوئی نہیں۔
کس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے اُسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔
کس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی یاد سے پریشانیاں دُور ہوتی ہیں، اور مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔
کس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ محافظ و نگہبان ہے۔

کس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ رگِ جان سے بھی زیادہ انسان سے قریب ہے:

" " " جس کا اللہ پر بھروسہ ہوتا ہے وہ دُنیا کی کسی طاقت سے نہیں ڈرتا، ساری طاقتیں اُس کی نظر میں ہیچ ہوتی ہیں۔

" " " جو مصیبتیں آتی ہیں یا جو تکلیفیں پہونچتی ہیں اُن میں بندوں ہی کا فائدہ ہوتا ہے

" " " خدا کی مہربانیاں مصیبتوں کے وقت بھی ساتھ رہتی ہیں۔

" " " وہ ہر جگہ موجود ہے، ہر چیز اُس کے سامنے ہے۔

" " " وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا۔

" " " وہ ایک ہے، اُس کا کوئی ساجھی نہیں۔

توحید

ماجد اور ساجد کی علمی گفتگو

الفاظ:—

ملاقات۔ مزاج پرسی۔ پارہ۔ مشابہ۔ مثل۔ مختصر۔ محنتی۔ شوقیہ

بہت دنوں کے بعد آج ساجد اور ماجد ک
ملاقات ہوئی، سلام اور مزاج پرسی کے بع
ساجد نے ماجد سے کہا، بھائی صاحب آجکل آپ
کیا پڑھ رہے ہیں؟

ماجد۔ پندرھواں پارہ حفظ کر رہا ہوں، حساب
میں ضرب تقسیم سیکھ رہا ہوں، جغرافیہ، تاریخ، اُردو
اور ہندی املار کے علاوہ دینیات میں توحید
اسمار الٰہی اور صفات کا بیان پڑھ رہا ہوں۔

ساجد۔ توحید، اسمار الٰہی اور صفات کیا؟ یہ
آپ نے عربی لفظ بول دیئے، آپ مہربانی فرما

ان الفاظ کا مطلب سمجھائیے۔

ماجد۔ دیکھئے آپ دینی تعلیم کے پہلے اور دوسرے رسالہ میں پڑھ چکے ہیں کہ اللہ ایک ہے اُس کا کوئی ساجھی نہیں وہ یکتا ہے۔ اُس کا کوئی مثل نہیں وہ سب سے نرالا اور سب سے انوکھا ہے اُس کے کوئی مشابہ نہیں پس اسی کا نام توحید ہے۔

مختصر یہ کہ اللہ کو ایک اور بے مثل سمجھنے اور زبان سے اُس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں۔

ساجد۔ اچھا توحید کا مطلب تو یہ ہوا، اسماء الٰہی اور صفات کا کیا مطلب ہے۔

ماجد۔ دیکھو، اسم کہتے ہیں نام کو، اسماء بہت سے نام، اسماء الٰہی کا مطلب ہوا، اللہ کے نام۔

اور دیکھو ایک تو تمہارا وجود ہے جس کا نام "ساجد" ہے اور ایک وہ اچھی بری باتیں ہیں جو تمہارے اندر پائی جاتی ہیں، مثلاً تم بولتے ہو، پڑھتے ہو، لکھتے ہو اچھے لڑکے ہو، محنتی اور شوقین ہو۔

پس تمہارا وجوٗد جس کے لئے تمہارا نام ساجد رکھا گیا' وہ تو ذات ہے' اور بولنے' پڑھنے لکھنے' اچھے ہونے، محنتی اور شوقین ہونے کی جو باتیں تمہارے اندر پائی جاتی ہیں اُن کو صفات کہتے ہیں.

مختصر یہ کہ صفت وہ اچھی یا بُری بات ہے جو کسی کے اندر پائی جائے۔ اور ایسی بہت سی باتوں کو صفات کہتے ہیں۔

لہ استاد صاحب بچوں کو بتائیں کہ ماجدؔ، ساجدؔ یا ابراہیمؔ وغیرہ جو نام رکھے جاتے ہیں وہ صرف وجود کی بنا پر رکھے جاتے ہیں۔ صفات کی بنا پر نہیں رکھے جاتے۔ یعنی جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے جو نہ بول سکتا ہے' نہ لکھ سکتا ہے' نہ چل پھر سکتا ہے اور نہ محنت اور شوق کا اظہار کر سکتا ہے، اُس وقت اُس کا نام ماجد یا ساجد وغیرہ رکھا جاتا ہے۔ پھر بچہ کی صفات بدلتی رہتی ہیں، مثلاً وہ لکھنا پڑھنا سیکھ لیتا ہے' جوان ہوتا ہے' بوڑھا ہوتا ہے' بیمار یا تندرست ہوتا ہے' ان صفات کے بدلنے کی وجہ سے کبھی اُس کو جوان کہا جاتا ہے' کبھی بوڑھا کہا جاتا ہے' کبھی اُس کو بیمار کہتے ہیں' کبھی تندرست اور قوی کہتے ہیں۔ لیکن ان تمام حالتوں اور صفتوں کے بدلنے کے باوجود اُس کے نام میں فرق نہیں آتا۔ اس کا نام ان تمام حالتوں میں ساجد یا ماجد ہی رہتا ہے کیونکہ یہ نام وجود اور ذات کا ہے، صفات کی بنا پر یہ نام نہیں رکھا گیا۔

ساجد۔ اچھا میں سمجھ گیا، مطلب یہ ہے کہ جس طرح میری ذات کا نام ساجد ہے، ایسے ہی اللہ کی ذات کا کوئی نام ہے اور جس طرح میرے اندر بہت سی باتیں پائی جاتی ہیں جن کو صفات کہتے ہیں۔ ایسے ہی اللہ تعالےٰ کی بہت سی صفات ہیں، اچھا اب یہ بتائیے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات کا نام کیا ہے اور اس کی صفتیں کیا کیا ہیں۔

ماجد۔ آپ ماشاء اللہ بہت ذہین ہیں ذرا سے اشارے سے پوری بات سمجھ گئے، اب یہ بھی سمجھ لیجئے کہ ذات[1] کا نام "اللہ" ہے۔

اور آپ نے مناجات میں یا اُس کے بعد کے سبق میں جو بہت سی باتیں پڑھی ہیں کہ وہ دانا ہے، وہ پیدا کرنے والا، مارنے والا، جلانے والا ہے، روزی دیتا ہے۔ کمزوروں اور دکھیوں کی فریاد سُنتا ہے، یہ سب صفات ہیں۔

---

[1] یعنی۔ "اسم ذات"

سوالات

توحید کا مطلب بتاؤ۔

ذات اور صفات کا مطلب سمجھاؤ۔

زندگی، خوبصورتی، سیاہی، سفیدی کیا ہیں۔؟

اگر کوئی شخص مولانا، حکیم، ڈاکٹر، وزیر کے نام سے مشہور ہے تو یہ نام صفاتی ہیں یا ذاتی ؟

توحید صرف ذات میں ہے یا صفات میں بھی ؟

اللہ کے بے مثل ہونے کا کیا مطلب ہے ؟

اسماءِ حسنیٰ

ساجد تھوڑی دیر خاموش رہا، اُس نے اِسمِ ذات کے معنی سمجھے اور دل ہی دل میں یاد کرلئے، پھر اُس نے ماجد سے کہا:۔

آپ نے فرمایا تھا کہ میں اسماءِ الٰہی کا بیان پڑھ رہا ہوں اور اسماء کے معنی بتائے، بہت سے نام تو کیا اللہ تعالیٰ کے اور بھی نام ہیں۔

ماجد ۔ جی ہاں اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں۔

مثلاً

رحمٰن	بہت بڑی مہربانی کرنے والا۔
رحیم	بہت زیادہ مہربانی کرنے والا۔
حیّ	زندہ۔
قیّومؔ	ہمیشہ رہنے والا۔

عَلِيْمٌ	بہت جاننے والا
سَمِيْعٌ [1]	سُننے والا
بَصِيْرٌ	دیکھنے والا

یہ سب اللہ کے نام ہیں اور ایسے ہی اور بھی نام ہیں۔

ہمارے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، یعنی ایک کم سو۔ [2] اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا [3]

یعنی خدا تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں، تم ان ہی ناموں سے اُسے پکارا کرو۔

یعنی ایسے ناموں سے نہ پکارو جن میں کسی قسم کی

---

[1] دیکھو ہدایات برائے اساتذہ، جو سوالات کے بعد باریک قلم سے لکھی ہوئی ہیں۔

[2] بخاری شریف

[3] (سورۂ اعراف، رکوع ۲۲)

بے ادبی ہو، مثلاً یہ تو کہنا چاہیئے کہ وہ خدا جس نے
زمین و آسمان چاند اور سورج پیدا کئے، یہ کہنا
درست نہیں کہ وہ خدا جس نے سُوور اور کتے بلی پیدا
کئے، کیونکہ اگرچہ سب چیزوں کا پیدا کرنے والا اللہ
ہی ہے، مگر دُعا کے موقع پر اور خدا کی تعریف
کرتے ہوئے کتے بلی اور خنزیر کا نام لینا ادب
اور تعلیم کے خلاف ہے۔ مثلاً باپ کا ذکر کرتے
ہوئے آپ یہ تو کہیں گے کہ اچھے ابا جو ہمارے
لئے کپڑے بناتے ہیں، اچھی اچھی کتابیں لاتے
ہیں، لیکن یہ نہیں کہیں گے کہ اچھے ابا جو پاخانہ پھراتے
ہیں، ناک صاف کرتے ہیں اور غصہ کے وقت مارا کرتے
ہیں، یہ باتیں ادب کے خلاف مانی جاتی ہیں۔

ساجد ـ جیسے اللہ اسمِ ذات ہے، ایسے ہی
رحمان، رحیم، حیؔ، قیوم وغیرہ بھی اسمِ ذات
ہیں، یا "اللہ" میں اور باقی ناموں میں فرق ہے۔

ماجد ـ فرق ہے اور اس فرق کو تم آسانی سے
سمجھ سکتے ہو، اللہ تو خدا کی ذات کو بتاتا ہے

رحمٰن، رحیم علیم وغیرہ نام اللہ تعالیٰ کی صفات کو بتاتے ہیں، اسی لئے اللہ کو اسمِ ذات یا ذاتی نام اور رحمٰن، رحیم وغیرہ کو صفاتی نام کہتے ہیں۔

یہ ایسے سمجھو کہ مثلاً کسی کے والد کا نام حامد ہے لیکن وہ حکمت کرتے ہیں اِس لئے اُنھیں "حکیم صاحب" کہا جاتا ہے۔ پس، حامد تو اُن کا ذاتی نام ہوا اور حکیم صاحب صفاتی نام ہوا۔

سوالات

رحمٰن، رحیم، حیّ، قیوم، سمیع، بصیر اور علیم کے معنیٰ بیان کرو۔

ذاتی اور صفاتی ناموں کی کچھ اور مثالیں دو۔

اللہ تعالےٰ کے کتنے نام ہیں؟

اللہ تعالےٰ کو کسی بُرے نام سے بھی پکار سکتے ہیں، مثلاً یہ کہا جائے کہ اے ناپاکی کے پیدا کرنے والے؟

(ہدایات برائے اساتذہ صفحہ اٹھارہ پر)

ہدایات برائے اساتذہ کرام

(۱) سمیع و بصیر کے معنی بتاتے ہوئے اُستاذ صاحب بچوں کو یہ بھی سمجھائیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز سنتا ہے، ہر چیز دیکھتا ہے، مگر ہماری طرح آنکھ، کان یا زبان کا محتاج نہیں۔ ہم تو ہر چیز میں کسی آلہ اور ذریعہ کے محتاج ہیں، ہاتھ بغیر پکڑ نہیں سکتے، زبان نہ ہو تو بول نہیں سکتے، کھائے پئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں، اُس کو کسی بات میں کسی کی حاجت نہیں، لہٰذا نہ وہ ہاتھ، پیر، آنکھ، ناک کا محتاج ہے اور نہ ہماری طرح اُس کے ہاتھ پاؤں یا آنکھ ناک ہیں۔

(۲) اُستاذ صاحب بچوں کو یہ بھی سمجھا دیں کہ بولنا، سننا، دیکھنا، زبان، کان اور آنکھ ہی پر موقوف نہیں ہے، یہ تمام عضو گوشت پوست کے بنے ہوئے ہیں، جس خدا نے زبان کے ٹکڑے میں بولنے کی، آنکھ کی سفید چربی میں دیکھنے کی، اور کان کے پردوں میں سننے کی طاقت بخشی ہے، وہ چاہے تو زبان کا کام ہاتھ سے لے سکتا ہے۔ اُس کے حکم سے آنکھ ناک کا کام کر سکتی ہے اور وہ چاہے تو یہ تمام کام بغیر کسی آلہ اور ذریعہ کے بھی لے سکتا ہے۔

کیا کسی نے خدا کو دیکھا ہے؟

ماجد نے ساجد سے سوال کیا۔ کیا کسی نے خدا کو دیکھا ہے؟

ساجد۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

ماجد۔ کیوں؟

ساجد۔ وجہ تو بالکل ظاہر ہے۔ کیونکہ تم اُسی چیز کو دیکھ سکتے ہو جس میں کچھ جسمانیت[1] ہو، یعنی کچھ لمبائی، چوڑائی کچھ موٹائی، کچھ گاڑھا پن ہو، تمہارے اندر تمہاری جان موجود ہے، مگر تم اُس کو نہیں دیکھ سکتے، ہوا تم کو لگتی ہے مگر نظر نہیں آتی، کیونکہ اس میں کثافت اور گاڑھا پن نہیں ہے، اللہ تعالیٰ جسمانیت سے بھی پاک ہے اور کثافت[2] سے بھی مبرّا[3] ہے۔

---

[1] جسم ایسی چیز کو کہتے ہیں جس میں لمبائی چوڑائی اور موٹائی ہو [2] کثافت، گاڑھا پن۔

[3] پاک اور بری۔

وہ "لطیف[1]" ہے۔ لہذا نہ نظر آتا ہے، نہ ہاتھ اُس کو چھُو سکتے ہیں اور نہ وہ ہوا کی طرح آپ کے بدن سے لگ سکتا[2] ہے۔

ایک بات اور سمجھ لو، دیکھو آفتاب تمہارے سامنے ہوتا ہے مگر تم اُس پر نظر نہیں جما سکتے، تمہاری نظر جیسے ہی آفتاب کی طرف اُٹھتی ہے، چکاچوند ہو جاتی ہے، اب اگر آفتاب کی روشنی دو تین گُنی ہو جائے تو پھر آفتاب تو آفتاب، تم دھوپ پر بھی نظر نہ ڈال سکو گے، چمگادڑوں کی طرح دھوپ سے چھپتے پھرو گے اور اگر آفتاب کا نور سَو گنا ہو جائے تو پھر سوچو کیا حال ہو زندگی محال ہو جائے۔

اب سمجھو آفتاب کی ذات، اُس کا نور، اُس کی لطافت، یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے سامنے ہیچ ہیں، بے حقیقت ہیں۔

نہ اللہ تعالےٰ کی ذات کا کوئی کنارہ ہے، نہ اُس

---

[1] ارشادِ باری ہے لا یدرکہ الابصار وھو یدرك الابصار و ھو اللطیف الخبیر۔ [2] کیونکہ ہوا جسم ہے اور اللہ تعالیٰ جسمانیت سے پاک ہے۔

کے نور کی کوئی انتہا، اور نہ اُس کی لطافت کی کوئی حد ہو
بس تم ہی بتاؤ تمہاری یہ کمزور آنکھیں اس کو کیسے
دیکھ سکتی ہیں۔

اب یہ بھی سمجھ جاؤ کہ اگر خدا نظر نہیں آتا تو یہ اُس
کا قصور نہیں بلکہ تمہاری آنکھوں کی کمزوری ہے اور یہ جو
تم سُنا کرتے ہو کہ اللہ تعالےٰ کی ذات ہزاروں پردوں
میں ہے، تو دیکھو اللہ تعالےٰ پر کوئی پردہ پڑا ہوا نہیں
ہے، یہ پردہ ہماری کمزوری اور ہماری آنکھوں کی نااہلیت
ہے۔ اب اگر ہماری کمزوری کے پردے اُٹھ جائیں تو
بے شک اُس کی ذات پاک نظر آسکتی ہے[1]۔

ماجد ـــــ (ساجد سے) بات تو آپ نے خوب
سمجھادی اور میری سمجھ میں بھی آگئی، بے شک اِن آنکھوں
سے ہم خدا کو نہیں دیکھ سکتے، لیکن یہ تو بتاؤ کہ جب خدا
کو کوئی نہیں دیکھ سکتا، اُس کی بول چال اور اُس کی آواز
نہیں سُن سکتا تو یہ کیسے معلوم ہوا کہ اُس کی کیا کیا صفتیں
ہیں، اُس کے حکم کیا ہیں، وہ بندوں سے کیا چاہتا ہے

[1] اگر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا قصّہ یاد ہو تو بچّوں کو سُنا دیجئے۔

کن باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کن باتوں سے ناخوش ہوتا ہے، یہ کیسے معلوم ہو؟

ساجد۔ دیکھو بھئی کچھ باتیں تو ایسی ہیں جن کو انسان اپنی عقل سے بھی سمجھ سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ جب اس تمام مخلوق پر نظر ڈالتے ہیں تو عقل اور سمجھ کا فیصلہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا کوئی پیدا کرنے والا ہے اور وہ بہت بڑا دانا ہے، اس کا علم بے انتہا ہے کیونکہ جب ہم باغیچہ کو دیکھ کر یقین کر لیتے ہیں کہ اُس کا کوئی لگانے والا ہے محل کو دیکھ کر سمجھ جاتے ہیں کہ اُس کا کوئی تعمیر کرنے والا ہے، بجلی کے قمقموں کو دیکھکر پہچان لیتے ہیں کہ ان کا کوئی فٹ کرنے والا ہے تو یہ زمین، آسمان، چاند، سورج بیشمار تاروں کے قمقمے، دریاؤں اور پہاڑوں کے عجیب و غریب نظارے، یقیناً گواہی دیتے ہیں کہ کوئی خالق اور پیدا کرنے والا ہے، جو بہت دانا، بہت بینا، بہت بڑی قدرت والا ہے، نہ اُس کے علم کی کوئی انتہا ہے نہ اُس کی قدرت کی کوئی حد ہے۔

اور بہت سی باتیں جن کا فیصلہ ہماری عقل نہیں

کر سکتی، مثلاً یہ کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا، کن باتوں سے
آرام اور سکون ملے گا، اور کن سے تکلیف پہونچے گی
وغیرہ۔ ایسی باتوں کو بتانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے
اپنے فضل و کرم سے نبی اور رسول بھیجے جو آتشی شیشہ
کی طرح ایک طرف سے حاصل کر کے اپنے اندر جذب
کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ بندوں کو فیض پہنچاتے ہیں[1]۔

سوالات

ہماری نگاہ کن چیزوں کو دیکھ سکتی ہے؟
ہوا بدن سے کیوں لگتی ہے اور نظر کیوں نہیں آتی؟
اللہ کے وجود کی دلیل بیان کرو۔
نبی دُنیا میں کیوں آتے ہیں؟
نبیوں کی کیا ضرورت تھی؟
نبی کی مثال بیان کرو۔

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللہُ یُعْطِیْ (ترجمہ) میں صرف بانٹنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔

مشہور انبیاء علیہم السّلام

ماجد ——— جزاک اللہ، آپ نے یہ بھی ماشاءاللہ خوب سمجھا دیا ہے، اب یہ بتائیے کہ دُنیا میں کتنے نبی آئے۔

ساجد ——— سب نبیوں کی گنتی تو معلوم نہیں البتہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے یہ فرمادیا ہے کہ ہر قوم اور ہر ایک ملک میں نبی آئے، اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہزاروں نبی دنیا میں آئے، کچھ نبیوں کے نام یہ ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السّلام	حضرت نوح علیہ السّلام
حضرت شیث علیہ السّلام	حضرت ہود علیہ السّلام
حضرت ادریس علیہ السّلام	حضرت صالح علیہ السّلام

حضرت[۷] ابراہیم علیہ السّلام
حضرت[۸] لُوط علیہ السّلام
حضرت[۹] اسمٰعیل علیہ السّلام
حضرت[۱۰] اسحاق علیہ السّلام
حضرت[۱۱] یعقوب علیہ السّلام
حضرت[۱۲] یوسف علیہ السّلام
حضرت[۱۳] شعیب علیہ السّلام
حضرت[۱۴] موسیٰ علیہ السّلام

حضرت[۱۵] ہارون علیہ السّلام
حضرت[۱۶] داوٗد علیہ السّلام
حضرت[۱۷] سلیمان علیہ السّلام
حضرت[۱۸] ذکریا علیہ السّلام
حضرت[۱۹] یحییٰ علیہ السّلام
حضرت[۲۰] الیاس علیہ السّلام
حضرت[۲۱] یونس علیہ السّلام
حضرت[۲۲] ایوب علیہ السّلام

حضرت[۲۳] عیسیٰ علیہ السّلام

خاتم[۲۴] الانبیاء، افضل المرسلین محمّد مصطفٰے
صلّی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین۔

درجہ میں ایک لڑکے کا نام شاہد تھا اُس نے حضرت اُستاذ سے عرض کیا:-

پہلے سبق میں گذرا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے زمین، آسمان، چاند، سورج، فرشتے اور جن، غرض دُنیا جہان کی تمام چیزیں پیدا کیں۔

مہربانی فرماکر یہ بتائیے کہ فرشتے کون ہیں اور کہاں ہیں؟

حضرت اُستاذ نے جواب دیا[1]:-

فرشتے خدا تعالےٰ کی ایک مخلوق ہیں، نور سے پیدا ہوئے، ہماری نظروں سے غائب ہیں، نہ مرد ہیں نہ عورت، خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے، جن کاموں پر خدا تعالےٰ نے مقرر فرما دیا

---

[1] اس سے زیادہ تفصیل دینی تعلیم کے رسالہ نمبر۵ میں آئے گی۔ انشاء اللہ

ان ہی میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی گنتی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، ہاں اتنا ہمیں معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں۔ ان میں سے چار فرشتے مقرب اور مشہور ہیں۔

(۱) حضرت جبرئیل علیہ السّلام، جو خدا تعالیٰ کی کتابیں، خدا کے احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔

(۲) حضرت اسرافیل علیہ السّلام جو قیامت میں صُور پھُونکیں گے۔

(۳) حضرت میکائیل علیہ السّلام جو مینھ برسانے اور بندوں کو رزق پہونچانے کے کام پر مقرر ہیں۔

(۴) حضرت عزرائیل علیہ السّلام جو مخلوق کی جان نکالنے کے کام پر مقرر ہیں۔

شاہد — فرشتوں کا مطلب تو سمجھ میں آگیا مہربانی فرماکر یہ بتائیے کہ جن کسے کہتے ہیں۔

استاذ صاحب۔ جن بھی خدا کی ایک مخلوق ہے

یہ آگ سے پیدا کی گئی ہے، ہماری نظروں سے غائب ہے۔ یہ انسانوں کی طرح اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی ہوتے ہیں، مسلمان بھی ہوتے ہیں اور غیر مسلم بھی ہوتے ہیں[۱]۔

سوالات

فرشتے کس کو کہتے ہیں اور جن کی تعریف کیا ہے؟
فرشتے کس چیز سے پیدا ہوئے اور جن کس چیز سے بنائے گئے۔؟
مقرب فرشتوں کے نام اور اُن کے کام کیا ہیں؟
فرشتے کیا کرتے ہیں؟

---

[۱] دیکھو سورۂ جن اور سورۂ احقاف وغیرہ۔
قرآن پاک میں ہے کہ شیطان بھی جن ہی ہے۔ مگر سرکش اور نافرمان جن ہے۔
کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ۔

خدا کی کتابیں

درجہ میں ایک لڑکے کا نام راشد تھا، اُس نے اُستاذ صاحب سے دریافت کیا:

حضرت جبرئیل علیہ السّلام جو کتابیں لائے ہیں وہ کتنی ہیں۔ اِن کتابوں کے نام کیا ہیں، اور اِن نبیوں کے نام کیا ہیں جن پر یہ کتابیں نازل ہوئیں؟

حضرت اُستاذ صاحب، راشد کے اس سوال سے بہت خوش ہوئے۔

اُس نے ایک ہی سوال میں چند باتیں بڑی خوبصورتی سے دریافت کرلی تھیں، اُستاذ صاحب نے فرمایا، ہر ایک بات کا جواب الگ الگ سُنو۔

(۱) اِن کتابوں کی پُوری گنتی معلوم نہیں جو حضرت جبرئیل علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبیوں

اور رسولوں کے پاس لائے (علیہم السّلام)

(۲) البتہ چند کتابوں کے نام معلوم ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے اور ان نبیوں کے نام بھی معلوم ہیں جن پر یہ کتابیں نازل ہوئیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

توریت۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔

زبور۔ حضرت داؤد علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔

انجیل۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔

قرآن شریف۔ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوا جس کو ہم روزانہ پڑھتے ہیں۔ بہت سے بچے اس کو حفظ یاد کرتے ہیں جب وہ پورا قرآن شریف یاد کر لیتے ہیں تو حافظ کہلاتے ہیں۔ ہمارے حضرت کے زمانہ سے آج تک لاکھوں مسلمان ہر زمانہ میں اس کے حافظ ہوتے چلے آئے ہیں۔ رمضان شریف کی راتوں میں یہ قرآن شریف تراویح میں سُنایا جاتا ہے، لاکھوں حافظ سناتے ہیں، کروڑوں سنتے ہیں۔ زیر زبر کی غلطی بھی

ہو تو فوراً ٹوک دیتے ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ کی یہ کتاب آج تک پوری طرح محفوظ ہے، اس میں ایک نقطہ یا شوشہ کا بھی فرق نہیں آیا، یہ کتاب اسی طرح رہتی دنیا تک محفوظ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور جب تک یہ کتاب محفوظ ہے نہ کسی آسمانی کتاب کی ضرورت ہے نہ کسی نبی کی ضرورت ہے کیونکہ تم پڑھ چکے ہو نبی دنیا میں اس لئے آتے ہیں کہ خدا کا پیغام پہنچائیں، جب خدا کا پیغام موجود ہے تو نبی کی ضرورت نہیں البتہ عمل کرنے اور کرانے کی ضرورت ہے یہ فرض علمار اور دین کے رہنماؤں کا ہے کہ خود بھی عمل کریں اور دوسروں سے بھی عمل کرائیں۔

راشد۔ کیا ان کے علاوہ اور کتابیں بھی نازل ہوئیں؟

اُستاذ صاحب۔ قرآن شریف میں ان ہی چار کتابوں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ کچھ چھوٹی چھوٹی کتابیں حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور دوسرے نبیوں پر نازل کی گئیں تھیں ان کو صحف کہا جاتا ہے۔

---

[1] مثلاً حضرت آدم علیہ السّلام پر کچھ صحیفے نازل کئے گئے کچھ صحیفے حضرت شیث علیہ السّلام پر۔

راشد ۔ کیا خدا کی تمام کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے ۔

اُستاذ صاحب ۔ اتنا ماننا تو ضروری ہے کہ خدا کی یہ کتابیں ان نبیوں پر نازل ہوئی ہیں لیکن جو کچھ اِن کتابوں میں اس وقت موجود ہے ، اِن سب باتوں کو ماننا ضروری نہیں ہے ۔

کیونکہ قرآن شریف میں یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ اِن کتابوں میں بہت کچھ تبدیلیاں کردی گئی ہیں ۔ لہذا جو بات قرآن شریف سے ملتی ہے اُس کو مانا جائے گا اور جو بات قرآن شریف سے نہیں ملتی اُس کو نہیں مانا جائیگا

سوالات

صحیفہ اور کتاب میں کیا فرق ہے؟

قرآن شریف اور دوسری کتابوں میں کیا فرق ہے؟

کیا قرآن شریف کی طرح سب کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

قرآن شریف کے علاوہ اور کتابوں کی کن باتوں کو مانا جائے گا؟

قرآن شریف کے علاوہ اور کتابوں کی کن باتوں سے انکار کر دیا جائے گا؟

قرآن شریف کے علاوہ اور کتابوں کی تمام باتوں کو کیوں نہیں مانا جائے گا؟

کون کون سی کتاب کس نبی پر نازل ہوئی؟

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آئے گا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت کیوں نہیں؟

حضرت اُستاذ صاحب سے ایک سوال کیا گیا۔
حضرت ——— فرشتوں کے بیان میں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ ایک فرشتے کا نام اسرافیل ہے اور اُن کا کام یہ بتایا تھا کہ وہ قیامت میں صُور پھونکیں گے۔
عنایت فرما کر یہ بتائیے کہ قیامت کیا ہے۔
حضرت اُستاذ صاحب نے جواب میں فرمایا :۔
عزیزو۔ یاد رکھو، ایک دن آنے والا ہے کہ اُس روز یہ سارا عالم اور عالم کی ہر ایک چیز فنا ہوجائے گی، صرف ایک باقی رہ جائے گا، وہ ایک وہی جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، یعنی اللہ تعالےٰ جلّ شانہٗ اور عالم کے فنا ہونے کی صورت یہ

ہوگی کہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل صُور پھونکیں گے اس کی آواز ایسی خوفناک اور ڈراونی ہوگی کہ اُس کی دہشت اور ڈر سے تمام جاندار مرجائیں گے ہر ایک چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا اور برباد ہوجائیگی صرف اللہ تعالےٰ کی ذات باقی رہے گی۔

اس کے بعد خدا کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السّلام دوبارہ صُور پھونکیں گے جس سے سب چیزیں اپنی پہلی حالت پر آجائیں گی اور انسان بھی زندہ ہوجائیں گے اور سارے انسان اللہ تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہوں گے۔

دنیا میں جو کچھ اچھے یا بُرے کام کئے تھے ان کا حساب ہوگا، جن کے اچھے کام زیادہ ہوں گے اُن کو جنّت ملے گی، اور جن کے بُرے کام زیادہ ہونگے اُن کو دوزخ میں بھیجا جائے گا۔

سوالات

(۱) قیامت کس طرح آئے گی؟ (۲) پہلے صُور پھونکنے پر کون فنا ہوگا۔ اور کون باقی رہے گا؟ (۳) دوسرے صُور کے بعد کیا ہوگا؟

جنّت اور دوزخ

جب پچھلا سبق سنایا جا رہا تھا تو میاں شاہد نے اُستاذ صاحب سے عرض کیا:۔

حضرت۔ جنّت اور دوزخ جس میں اچھے اور بُرے آدمی جائیں گے، کیا ہیں:۔

اُستاذ صاحب۔

جنّت ایک مقام کا نام ہے، بہت وسیع، بہت لمبا چوڑا، ہرا بھرا شاداب، ہر طرف نہریں جاری، اس میں اچھے اچھے باغ، باغوں میں اعلیٰ درجہ کے محل، ہر قسم کے پھل ہر وقت تیار، جو کچھ تم چاہو وہ فوراً حاضر، غرض ہر طرح کی راحت وہاں موجود ہوگی، مصیبت تکلیف، رنج، اور غم کا نام نہ ہوگا۔

سب سے بڑی نعمت یہ ہوگی کہ وہاں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی، اُس کا دیدار نصیب ہوگا اور

اس بات کا اطمینان ہوگا کہ یہ نعمتیں ہمیشہ رہیں گی۔

اسی طرح دوزخ بھی ایک مقام ہے، جہاں طرح طرح کے عذاب ہونگے، آگ کے دہکتے ہوئے انگارے ہونگے، انگارے ایسے بڑے بڑے جیسے جلتے ہوئے پہاڑ۔ لوہے کی زنجیریں ہوں گی جن میں دوزخیوں کو جکڑا جائے گا، سانپ بچھو اور بڑے بڑے اژدہے ہوں گے جو ڈستے رہیں گے، پینے کے لئے راد پیپ اور سڑا ہوا خون ہوگا۔ کھانے کے لئے کانٹوں دار کڑوا پھل۔

سب سے بڑا عذاب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے۔ کسی فریاد کی شنوائی نہ ہوگی اور شنوائی بھی ہوگی تو مدتوں بعد۔

ہر ایک دوزخی موت موت پکارے گا مگر موت کو خود موت آچکی ہوگی۔

شاہد میاں۔ حضرت کیا مسلمان بھی دوزخ میں جائیں گے؟

اُستاذ صاحب۔ ہاں گنہگار، بدکار ظالم،

جھوٹے اور دغا باز لوگ دوزخ میں جائیں گے۔

شاہد —— پھر ایمان کا کیا فائدہ ہوگا؟

اُستاذ صاحب —— ایمان یا اسلام کا یہ فائدہ ہوگا کہ گناہوں کی سزا پاکر اُن کو چھٹکارا مل جائیگا اور جو ایمان سے محروم رہے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

شاہد میاں —— دوزخ سے محفوظ رہنے کی کیا صورت ہے؟

اُستاد صاحب ۔ سچا ایمان پیدا کرو، نیک کام کرو، بُرائیوں سے بچو، کسی کو نہ ستاؤ، خدا کی خوشنودی حاصل کرو (انشاء اللہ) عذاب سے محفوظ رہوگے۔

سوالات

جنت اور دوزخ کی تعریف بیان کرو۔

جنت میں سب سے بڑی نعمت کیا ہوگی اور دوزخ میں سب سے سخت عذاب کیا ہوگا۔ کافروں اور گنہگار مسلمانوں میں کیا فرق ہوگا؟

دوزخ سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

دوسرا باب

عبادات

وضو

سرتاجِ دوعالم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

آؤ تمہیں وہ چیزیں بتائیں جن سے خدا گناہ معاف فرماتا ہے۔ اور درجے بلند کرتا ہے۔

وہ چیزیں یہ ہیں :-

(۱) کلفتوں کے ہوتے ہوئے وضو مکمل کرنا۔[1]

(۲) مسجدوں میں بار بار آنا جانا۔

(۳) نماز کے بعد نماز کا انتظار کرتے رہنا۔

دیکھو بچو۔ تمہارا فرض ہے کہ ہر وقت نماز کا دھیان رکھو کہ کب اُس کا وقت آتا ہے ایسا نہ ہو

---

[1] یعنی کچھ تکلیف اُٹھانی پڑے، مثلاً سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا پڑے تب بھی وضو کو مکمل کرنا۔

کہ کھیل کود یا پڑھنے لکھنے میں لگے رہو اور نماز کا
وقت نکل جائے تمہیں خیال بھی نہ آئے، اور دیکھو نماز
کے وقت مسجد میں جاؤ، اور جماعت کے ساتھ نماز
ادا کرو۔

نماز گھر میں بھی ہو جاتی ہے مگر مسجد میں بار بار جانے
کے ثواب سے محرومی رہتی ہے جو بڑے افسوس
کی بات ہے۔ گھر میں نماز پڑھنے کی دوسری خرابی یہ
ہے کہ جماعت چھوٹتی ہے، جماعت کا چھوڑنا[1] بہت بڑا
گناہ ہے۔

اور دیکھو اچھا تو یہ ہے کہ مکان پر وضو کر کے
مسجد میں جاؤ، اس کا ثواب بہت زیادہ ہے کیونکہ اس
صورت میں وضو کرنے کے بعد سے ہی نماز پڑھنے
کا ثواب ملنے لگتا ہے[2]۔ اور اگر مکان پر وضو نہ کر سکو
تو مسجد میں جا کر وضو کرو۔ لیکن اس کا خیال رکھو
کہ وضو مکمل کرو۔

---

[1] جیسا کہ اس کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ سال کی کتاب میں بیان کی جائے گی۔

[2] مالک، ونسائی بحوالہ مشکوٰۃ شریف۔

وضو مکمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ:۔
(۱) قبلہ رو بیٹھو۔
(۲) وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں نہ کرو۔
(۳) وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھو۔
(۴) زیادہ پانی خرچ نہ کرو۔
(۵) اس طرح چھینٹے نہ مارو کہ دوسروں پر چھینٹیں پہونچیں۔
(۶) ہاتھ، چہرہ، پاؤں تین تین دفعہ دھوؤ اور تمام حصے پر تین تین دفعہ پانی تراؤ۔ کوئی ایک بال بھی سوکھا نہ رہے۔
(۷) ایسے ہی تین دفعہ منہ میں پانی لو اور کلی کرو ناک میں بھی تین دفعہ پانی ڈالو، ناک صاف کرو، مسواک کرو، مسح صرف ایک مرتبہ ہوگا، مسح تین دفعہ نہیں ہوگا، لیکن تمام سر کا مسح کرو، وضو کرنے کا پورا طریقہ یہ ہے کہ

(الف) پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین دفعہ دھوؤ۔
(ب) اس کے بعد کلی کرو۔ اور مسواک کرو، اگر مسواک

نہ ہو تو دانتوں پر اُنگلی پھیرو۔

(ج) پھر ناک میں پانی ڈالو۔ ناک صاف کرو۔

(د) پھر پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک چہرہ دھوؤ۔ چہرہ دونوں ہاتھوں سے دھوؤ اور تین دفعہ دھوؤ۔ چہرہ دھوتے ہوئے چھپکا اس طرح مارو کہ چھینٹیں نہ اُڑیں۔

(ہ) پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ تین دفعہ دھوؤ۔

(و) اس کے بعد ہاتھوں پر پانی ڈالو اور دونوں ہاتھوں سے پورے سر کا اور کانوں کا مسح کرو۔

(ز) مسح سے فارغ ہو جاؤ تب دونوں پیر ٹخنوں سے اُوپر تک تین تین دفعہ دھوؤ پہلے داہنا پاؤں دھوؤ، پھر بایاں پاؤں۔

جب وضو سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ - اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے انہیں داخل

مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ؕ

کردے جو بہت توبہ کرنے والے اور بہت پاک صاف رہنے والے ہیں

یہ بھی یاد رکھو کہ کلفتوں کے باوجود وضو مکمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پانی ٹھنڈا ہو، نیند آرہی ہو، یا کسی کام کی جلدی ہو، ہر حالت میں وضو اسی طرح کرو۔

اس طرح مکمل وضو کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ قیامت کے دن یہ تمام حصّے نورانی ہوں گے اور اسی نور سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اُمتی پہچانے جائیں گے، چنانچہ ایک مرتبہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھیوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میدانِ قیامت میں جہاں ساری دنیا کے بے شمار انسان ہوں گے، آپ اپنے اُمتیوں کو کس طرح پہچان سکیں گے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے اُمتیوں کی پہچان یہ ہوگی کہ اُن کے ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے نورانی ہوں گے۔

آپ نے فرمایا دیکھو! اگر کسی شخص کے بہت سے گھوڑے ہوں جن کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں اگر وہ کروڑوں اربوں کالے گھوڑوں میں کھڑے کر دیئے جائیں تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑوں کو آسانی سے نہیں پہچان سکے گا۔

پس اِسی طرح میری اُمّت کے آدمی میدانِ قیامت میں اس طرح آئیں گے کہ اُن کے ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے، اُن کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھوں میں ہوں گے اور اُن کے بال بچے اُن کے ساتھ ہوں گے

سوالات

وہ چیزیں کیا ہیں جن سے گناہ معاف اور درجے بلند ہوتے ہیں؟

کلفتوں کے باوجود وضو مکمّل کرنے کا کیا مطلب ہے؟

گھر میں نماز پڑھنے کی کیا کیا خرابیاں ہیں؟

قیامت کے روز مسلمان کی کیا پہچان ہوگی؟

وضو کے بعد کی دُعا سُناؤ اور اُس کا ترجمہ بتاؤ؟

وضو کی ترکیب کیا ہے؟ وضو مکمّل کرنے کا مطلب بیان کرو۔

نواقضِ وضو

پہلے پڑھ چکے ہو، نواقضِ[1] وضو آٹھ ہیں۔

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا، یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

(۲) ریح، یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا[2]۔

(۳) بدن کے کسی حصّہ سے ناپاکی کا نکل کر بہہ جانا۔

(۴) مونھ بھر کے قے کرنا۔

(۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔

(۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔

(۷) جنون، یعنی پاگل ہو جانا۔

(۸) نماز میں قہقہہ مار کر (کھِل کھلا کر) ہنسنا۔

---

[1] نواقضِ وضو کا ترجمہ پہلے حصّہ میں گزر چکا ہے۔ یعنی وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جائے، نواقض ناقض کی جمع ہے، ناقض کے معنی ہیں توڑنے والا۔

[2] اگر پیشاب کے راستے ہوا خارج ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (نور الایضاح)

اب چند سوال و جواب اور یاد کر لیجئے۔

(۱) سوال۔ بدن کے کسی حصّہ سے ناپاکی یعنی خون راد، پیپ کے صرف نمودار ہوجانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا کوئی اور شرط بھی ہے۔

جواب۔ صرف نمودار ہوجانے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ شرط یہ بھی ہے کہ نمودار ہوکر بہے اور اُس حصّہ تک پہنچے جو وضو یا غسل میں دھویا جاتا ہے، پس اگر ناپاکی کسی ایسے حصّہ کی طرف تھوڑی سی بھی بہہ جائے گی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر بہے گی نہیں صرف نمودار ہوگی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مثلاً آنکھ میں خون نکل کر آنکھ کے اندر بہتا، آنکھ کے باہر نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ آنکھ کے اندر کا حصّہ نہ وضو میں دھونا فرض ہے نہ غسل میں۔

اسی طرح اگر خراش لگ جانے سے خون نمودار ہوگیا بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا، البتّہ پاخانہ، پیشاب کی راہ سے جو نجاست نکلے اُس کے لئے یہ

شرط نہیں، بلکہ محض عضو کے مونھ پر آجانے سے
وضو ٹوٹ جائے گا[۱]

سوال۔ اگر زخم پر خون ظاہر ہوا، اُسے انگلی یا کپڑے
سے پونچھ لیا، پھر ظاہر ہوا، پھر پونچھ لیا کئی بار
ایسا کیا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب۔ یہ دیکھو کہ اگر خون پونچھا نہ جاتا تو بہہ جانے
کے لائق تھا یا نہیں، اگر اتنا تھا کہ بہہ جاتا تو وضو
ٹوٹ گیا، اور اگر اتنا نہیں تھا تو وضو نہیں ٹوٹا[۲]

سوال۔ قے میں کیا چیز نکلے تو وضو ٹوٹے گا۔؟

جواب۔ قے میں پت یا خون، یا کھانا، یا پانی نکلے اور
مونھ بھر کر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر خالص
بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا[۳]

سوال۔ اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر ایک متلی سے کئی بار قے ہوئی اور اس کا
مجموعہ اس قدر ہے کہ مونھ بھر جائے تب تو وضو
ٹوٹ جائے گا اور اگر متلی کئی بار ہوئی اور ہر جگہ

۱؎ در مختار و مراقی الفلاح، وغیرہ ۲؎ رد المحتار ص ۱۹۵ ج ۱ ۳؎ در مختار

کے بعد تھوڑی سی قے ہوگئی مثلاً ایک مرتبہ متلی ہوئی اور تھوڑی سی قے ہوگئی، پھر وہ متلی جاتی رہی اور دوبارہ متلی پیدا ہوکر تھوڑی سی قے ہوئی تو ان دونوں مرتبہ کی قے کو جمع نہیں کیا جائے گا اور وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال۔ بدن میں کسی جگہ پھنسی ہے، اس میں سے خون یا پیپ کا دھبہ کپڑے میں لگ جاتا ہے تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟

جواب۔ اگر خون یا پیپ نکل کر بہنے کے لائق نہیں ہے اور کپڑا لگنے سے دھبہ آگیا ہے تو کپڑا پاک ہے۔ لیکن پھر بھی دھو ڈالنا بہتر ہے۔

سوال۔ قے اگر منہ بھر کے نہ ہو تو ناپاک ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں ہے۔[1]

سوال۔ جونک نے بدن میں چمٹ کر خون پیا اور بھر گئی

---

[1] یہ اصول بچوں کو سمجھا دینا چاہئے کہ خون پیپ یا قے اس وقت ناپاک مانی جاتی ہے جب کم از کم اتنی ہو کہ اس سے وضو ٹوٹ جائے، مثلاً خون پیپ اتنا ہو کر زخم سے بہہ جائے، قے اتنی ہو کہ منہ بھر جائے تب تو یہ ناپاک مانے جائیں گے اور اگر اتنے نہیں تو ناپاک نہیں۔

کما قالوا مالیس بحدث لیس بنجس (جو چیز ناقض وضو نہیں وہ ناپاک بھی نہیں۔ درمختار)

یا مچھر پسّو نے کاٹا تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟
اب ۔ جونک کے خون پینے سے وضو ٹوٹ جائیگا، اگرچہ چھڑانے کے بعد اُس کے کاٹے ہوئے زخم سے خون نہ بہے، کیونکہ جونک اتنا خون پی جاتی ہے کہ اگر وہ خون بدن سے نکل کر اُس کے پیٹ میں نہ جاتا تو یقیناً بہہ جاتا ! اور مچھر پسّو کے کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ یہ بہت تھوڑا سا خون پیتے ہیں جو بہنے کے لائق نہیں ہوتا۔ؔ

سوال۔ کس نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا۔
جواب۔ کھڑے کھڑے یا بغیر سہارا لگائے ہوئے بیٹھکر سونے یا نماز کی کسی حالت میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جیسے سجدہ میں سوگیا یا التحیات پڑھنے کے وقت سوگیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال۔ کیا کوئی ایسا بھی ہوا ہے کہ اُس کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا ہو۔ ؟
جواب۔ ہاں انبیاء علیہم السّلام خدا کے وہ پاک بندے

ؔ تعلیم الاسلام حصہ سوم ۔

ہیں کہ ان کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا تھا، ان کا دل سونے کی حالت میں بھی جاگتا تھا[۱]

سوال۔ قہقہہ کا کیا مطلب ہے۔؟

جواب۔ قہقہہ کا مطلب یہ ہے کہ اتنی زور سے ہنسے کہ اُس کی آواز دوسرے پاس والے سُن سکیں۔

سوال۔ کیا ہر شخص کے قہقہہ سے ہر ایک حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب۔ ایسا نہیں ہے بلکہ وضو جب ٹوٹے گا کہ :۔

(۱) قہقہہ مارنے والا بالغ ہو، مرد ہو یا عورت۔ بچّہ کے قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۲) جاگتے میں ہنسا ہو، پس اگر نماز میں سو گیا اور سوتے میں ہنسا تو نماز تو جاتی رہے گی، مگر وضو نہیں ٹوٹے گا[۲]۔

(۳) جس نماز میں ہنسا وہ رکوع سجدہ والی نماز ہو، جنازہ کی نماز میں اگر کوئی قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تو

---

[۱] گویا اصلی نیند کبھی ان پر طاری ہوتی ہی نہیں تھی۔ یہ اُن کی خصوصیت اور خاص خصلت تھی (ردالمحتار ص ۱۰۱ ج ۱) [۲] گویا اُن کی نیند ہی مراقبہ ہوتی تھی۔ درمختار

اُس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔[1]

سوال۔ کیا اپنے آپ کو یا دوسرے کو ننگا دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ مُردہ کھال کے اُتارنے سے یا مُردہ گوشت کے گر جانے سے یا ناخن یا بال کٹوانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔؟

جواب۔ نہیں۔[2] بشرطیکہ خون یا راد یا پیپ نہ نکلے۔

سوال۔ اگر تھوک میں خون آئے تو کس صورت میں وضو ٹوٹے گا۔؟

جواب۔ اگر خون تھوک سے زیادہ ہے یا برابر ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

سوال۔ برابری یا زیادتی کیسے معلوم ہو۔؟

جواب۔ اگر تھوک زرد ہے، تو تھوک زیادہ ہے، خون کم اور اگر سُرخ ہو جائے تو تھوک، خون برابر مانے جائیں گے اور اگر سُرخی گاڑھی ہو

---

[1] نورالایضاح۔ [2] نورالایضاح و مراقی الفلاح وغیرہ۔

تو خون زیادہ ہے تھوک کم ہے۔

سوال۔ اگر سر یا سینہ وغیرہ سے خون آیا ہو تب بھی یہی حکم ہے؟

جواب۔ یہ تمام تفصیل صرف اُس صُورت میں ہے کہ خون مسوڑھوں سے آرہا ہو، لیکن اگر سینہ یا سر سے خون آرہا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ تھوک سے زیادہ ہو یا کم[1]

سوالات

نواقضِ وضو کتنے ہیں اور کیا ہیں؟

قے کس صورت میں ناقضِ وضو ہے اور کس صورت میں نہیں؟

جو ناقضِ وضو ہے وہ پاک ہے یا ناپاک۔؟

تھوک میں اگر خون آجائے تو اُس کا کیا حکم ہے۔؟

---

[1] مراقی الفلاح۔

آدابِ استنجاء

پاخانہ پیشاب کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہ جائے اُس کے صاف کرنے کو "استنجا" کہتے ہیں۔

آقائے دوجہاں، رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر چیز کی تعلیم دی ہے۔ انتہا یہ کہ استنجے کے طریقے بھی بتا دیئے ہیں۔

استنجے کا مقصود یہ ہے کہ ناپاکی بھی بالکل صاف ہوجائے اور بُو بھی باقی نہ رہے، اسی لئے بہتر ہے کہ پہلے ڈھیلے سے استنجا کیا جائے اور اس کے بعد پانی سے دھویا جائے۔

پیشاب خشک کرنے کے لئے ایک ڈھیلا کافی ہے البتہ پاخانہ کے لئے تین یا پانچ ڈھیلے لینے چاہئیں اس کے بعد پانی سے دھونا چاہیئے، اس طرح صفائی بھی خوب ہوجائے گی بدبو بھی باقی نہیں رہے گی اور پانی بھی کم خرچ ہوگا۔ جب تک اس طرح صفائی نہ کرلی جائے اور

اس بات کا اطمینان نہ ہوجائے کہ پیشاب کا کوئی قطرہ
نہیں آرہا، وضو نہیں شروع کرنا چاہیئے۔
اگر ڈھیلا استعمال نہیں کیا اور صرف پانی سے دھو
ڈالا تو یہ بھی درست ہے، البتہ اِس بات کا یقین ہونا
ضروری ہے کہ پیشاب کا کوئی قطرہ نہیں آرہا۔
مٹی، پتھر اینٹ کے ٹکڑے اور برتن کے ٹھیکرے
سے استنجا درست ہے بشرطیکہ یہ خود بھی صاف ہو،
کوئی پلیدی اس پر لگی ہوئی نہ ہو اور یہ بھی ضروری ہے
کہ چکنا نہ ہو تاکہ پیشاب کا قطرہ جذب ہوسکے۔
کسی ایسی چیز سے جس کی تعظیم کرنی چاہیئے مثلاً روٹی
کا ٹکڑا یا کاغذ، یا ایسی چیز جو کارآمد ہوتی ہو مثلاً کپڑا
یا رُوئی یا ایسی چیز جس سے تکلیف کا خطرہ ہو جیسے چونا یا
کانچ یا ایسی چیز جو خود چکنی ہو، اور ناپاکی کو جذب نہ کرسکے
مثلاً ہڈی یا ایسی چیز جو خود ناپاک ہو مثلاً گوبر یا لید
اِن سے استنجا کرنا درست نہیں ہے (مکروہ ہے)۔
ایسے ہی کوئلہ سے بھی استنجا درست نہیں ہے۔
آداب جب پاخانے میں جانے لگو تو یہ دُعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں خبائث سے اور خبیث مادتوں[1] سے (ترمذی شریف)

جب پاخانہ میں داخل ہونے لگو تو بایاں پاؤں آگے بڑھاؤ۔ قدمچہ پر بھی پہلے بایاں پاؤں رکھو اور بائیں پیر ہی پر سہارا دیکر بیٹھو، کھڑے کھڑے ننگے مت ہو جاؤ، بلکہ نیچے کو بیٹھتے ہوئے کپڑا ہٹاؤ۔

اس کی احتیاط رکھو کہ نہ قبلہ کی طرف مونھ ہو اور نہ پیٹھ ہو۔ یہ بھی خیال کہ سیدھے آفتاب یا چاند کی طرف رُخ نہ ہو اور اگر ہوا چل رہی ہو تو ہوا کا رُخ بھی نہ ہو کہ پیشاب کی چھینٹیں بدن پر آئیں گی

پاخانہ، پیشاب یا پیشاب کی جگہ کو دیکھنا، بلا ضرورت پیشاب کی جگہ کو چھونا، اور ننگے سر بیٹھنا بھی درست نہیں ہے اور اس حالت میں باتیں کرنا بھی بدتمیزی ہے۔

---

[1] یہ تفسیر اس صورت میں ہے کہ خبث کی "با" ساکن پڑھی جائے مگر خبث کی "با" پر پیش بھی پڑھا گیا ہو اس صورت میں خبث سے مراد ہونگے مذکر جن اور شیطان خبائث سے مراد ہوں گے مؤنث جن اور شیطان، مطلب یہ ہوا کہ اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں مذکر جن اور شیطان سے اور مؤنث جنات اور شیاطین سے (واللہ اعلم)

جب ضرورت سے فارغ ہو جاؤ تو باہر نکلنے کے لئے پہلے داہنا پاؤں بڑھاؤ اور جب باہر نکل آؤ تو یہ دُعا پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ؛ اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَکَ۔ (شکر اُس خدا کا جس نے دُور کر دیا مجھ سے پلیدی کو اور عافیت بخشی مجھ کو؛ اے اللہ میں تیری مغفرت چاہتا ہوں)

پاخانہ کے اندر پہونچکر کوئی دعا مت پڑھو وہاں اللہ کا نام لینا بے ادبی ہے بلکہ پاخانہ سے باہر یہ دُعائیں پڑھو

اگر پاخانہ کے سوا، جنگل یا میدان میں ضرورت پُورا کرنے کے لئے جانا ہو تو ایسی جگہ جاؤ جہاں آڑ ہو؛ ورنہ کافی فاصلہ پر ہو، اور یہ خیال رکھو کہ راستہ نہ ہو، سایہ کی جگہ جہاں لوگ بیٹھتے ہیں یا پھل دار درخت کے نیچے بھی نہ ہو کہ اگر پھل گر جائے تو خراب اور ناپاک ہو جائے اور پانی کی نہر یا نالی میں بھی پاخانہ پیشاب نہ کرو۔ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بھی درست نہیں، اسلام میں اس کو بدتمیزی اور گنوارپن قرار دیا گیا ہے[1]

---

[1] ترمذی، مشکوٰۃ۔

سوالات

استنجے کا مطلب بتاؤ۔
پیشاب اور پاخانہ کے استنجے میں کتنے ڈھیلے لئے جاتے ہیں ؟
استنجے کا فائدہ کیا ہے ؟
وضو کب شروع کرنا چاہیئے ؟
استنجا کن چیزوں سے درست ہے ؟
استنجا کن چیزوں سے منع ہے ؟
پاخانہ میں جانے اور پاخانہ سے نکلنے کی دعا بتاؤ۔
یہ دُعائیں کب پڑھنی چاہئیں ؟
پاخانہ پیشاب کے وقت کن چیزوں کی طرف رُخ کرنا منع ہے ؟
پیشاب پاخانہ کے وقت کیا باتیں منع ہیں ؟
کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا ہے ؟

اذان اور تکبیر

مل کر رہنا مل جل کر سب کام کرنا، اتحاد اور تعاون، اسلام کی خاص تعلیم ہے، نماز پڑھنے کے متعلق بھی یہی حکم ہے کہ سب مل کر ایک ساتھ نماز پڑھیں ایک شخص آگے کھڑا ہو؛ اور سب نمازی اس کے پیچھے ہوں، اس طرح وہ اللہ کو یاد کریں، اپنے رب کے سامنے رکوع اور سجدہ کریں، سب ملکر اس سے دُعا مانگیں۔

اس طرح مل جل کر نماز پڑھنے کو "جماعت" کہتے ہیں جماعت سے نماز پڑھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ تنہا نماز سے جماعت کی نماز کا ثواب ستائیس گنا زیادہ ہوتا ہے۔

مکہ معظمہ میں تو اللہ کا نام لینا ہی مشکل تھا مسلمان چھپ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ وہاں یہ موقع کہاں مل

سکتا تھا کہ سب مسلمان مل کر نماز پڑھیں۔ البتہ جب مسلمان مدینہ منورہ آئے تو یہاں اتنی آزادی ملی کہ سب مل کر کھلم کھلا نماز پڑھ سکیں۔

چنانچہ ایک انداز لگا کر مسلمان مسجد میں آتے تھے کسی کا انداز صحیح ہوتا تھا اور سب کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتا تھا اور کوئی بعد میں پہونچتا تھا جبکہ نماز ہو چکی تھی، وہ ہاتھ ملتا رہ جاتا تھا۔

ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ کیا صورت ہو کہ سب ایک ہی وقت مسجد میں پہنچ جایا کریں، کسی نے کہا ایک اونچا سا جھنڈا لے لیا جائے اور نماز کے وقت اس کو بلند کر دیا جایا کرے، لوگ دیکھکر مسجد میں آجایا کریں گے۔ کسی نے گھنٹہ بجانے کا مشورہ دیا اور کچھ ساتھیوں نے اور مشورے دیئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ نماز کے وقت ایک آدمی گھوم جایا کرے اور اعلان کر دیا کرے۔

اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ

(یعنی نماز کا اجتماع ہو رہا ہے)

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کی رائے پسند فرمائی اور اسی کی ہدایت فرمادی۔

اُس وقت یہ بات طے ہوگئی۔ مگر یہ آخری فیصلہ نہیں تھا۔ چند روز بعد ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبداللہؓ بن زید اُن کا نام تھا اُنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آج میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا "ناقوس"[1] اُس کے ہاتھ میں تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ اُس کو بیچتے ہو، اُس نے کہا تمہیں کس کام کے لئے چاہیئے، میں نے کہا نماز کے وقت نمازیوں کو بُلانے کے لئے اس کو بجایا کریں گے اُس شخص نے کہا میں تمھیں اس سے بہتر صُورت بتائے دیتا ہوں۔ جب نماز کا وقت ہو تم اس طرح اذان دے دیا کرو۔ یہ کہہ کر اُس نے اذان اور تکبیر کے کلمے بتادیئے (جو آگے آتے ہیں)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب سُنکر فرمایا یہ سچی خواب ہے، انشاء اللہ۔

---

[1] پورا نام ہے عبداللہ بن زید بن عبدربہ۔ [2] نرسنگھا۔

پھر حضرت بلال رضؓ کو حکم فرمایا کہ جس طرح، عبد اللہ بتا رہے ہیں، تم اذان پڑھ دو۔ تمہاری آواز بلند ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینی شروع کی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تیزی سے پہنچے اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ میں نے بھی اسی طرح خواب میں دیکھا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور خدا کا شکر ادا کیا۔

یہ ہے اذان شروع ہونے کا قصہ، اب اذان اور تکبیر کے کلمے یاد کیجئے جو فرشتے نے حضرت عبداللہ کو خواب میں بتائے تھے وہ یہ ہیں:- [1]

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایک سانس میں
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایک سانس میں
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک سانس میں
میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے

---

[1] معلم صاحب اذان اور تکبیر کو یاد کراتے ہوئے اُن کا ترجمہ بھی یاد کرادیں اور یہ بھی بتادیں کہ اذان اور تکبیر کے کن کن کلموں کو ایک سانس میں کہا جائے اور کن کے لئے سانس توڑا جائے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک سانس میں

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ایک سانس میں

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ایک سانس میں

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ آؤ نماز کو ایک سانس میں

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ آؤ نماز کو ایک سانس میں

حَیَّ عَلَی الْفَلَاح آؤ کامیابی کی طرف ایک سانس میں

حَیَّ عَلَی الْفَلَاح آؤ کامیابی کی طرف ایک سانس میں

اَللّٰهُ اَکْبَر اَللّٰهُ اَکْبَر ایک سانس میں

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے) ایک سانس میں

جب نماز شروع ہوگی تو پھر یہی کلمے کہے جائیں گے صرف ایک لفظ بڑھایا جائے گا یعنی حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد ایک سانس میں دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہا جائیگا۔

تکبیر اس طرح پڑھی جائے گی۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (ایک سانس میں)

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه (۔ ۔ ۔)

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه (۔ ۔ ۔)

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ (۔ ۔ ۔)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (۔ ۔ ۔)

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (۔ ۔ ۔)
نماز کھڑی ہوگئی نماز کھڑی ہوگئی

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۔ ۔ ۔)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه (۔ ۔ ۔)

اذانِ صبح صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد دو مرتبہ دو سانس میں یہ کہا جائے گا۔

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز سونے سے بہت اچھی ہے)

اذان کا جواب جب اذان کی آواز سنو بات چیت اور ہنسی مذاق سب بند کردو، اور تم بھی آہستہ آہستہ وہی کلمے کہتے رہو، جو مؤذن کہہ رہا ہے

البتہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں کہو :۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ کی)۔

اور جب تکبیر میں کہا جائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ تم کہو :۔

أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا — اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے

أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا — اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے

اور صبح کی نماز میں جب کہا جائے:

"اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" تم آہستہ سے جواب دو

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ ——— سچ فرمایا اچھی بات بتائی

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ ——— سچ فرمایا اچھی بات بتائی

دُعاء[1] جب اذان ختم ہو چکے تو یہ دُعاء پڑھو۔ (ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ[2]

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" اذان اور تکبیر کے درمیان جو دُعا مانگی جائے وہ رَد نہیں ہوتی (ابو داؤد شریف و ترمذی شریف)

---

[2] (ترجمہ) اے اللہ اے مالک اس مکمل بلاوے کے اور اے مالک اس نماز کے جو کھڑی ہو رہی ہے عطا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ اور آپ کو بھیج مقام محمود پر جس کا آپ نے ہمارے حضرت سے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں نصیب کر آپ کی شفاعت بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

اذان اور مؤذّن کی فضیلت

اذان کے اصلی معنیٰ ہیں اِطّلاع دینا، خبر کرنا اور اذان دینے والے کو مؤذّن کہتے ہیں۔ اذان دینے کا بہت بڑا ثواب ہے، آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ قیامت کے روز مؤذّن کا سر اونچا ہوگا[1]۔ جہاں جہاں تک اذان کی آواز جاتی ہے وہاں تک کی تمام چیزیں مؤذّن کے لئے میدانِ قیامت میں گواہی[2] دیں گی۔ جو شخص سات سال محض خدا واسطے اذان دیتا رہے اس کے لئے دوزخ سے نجات کا پروانہ لکھ دیا جائے گا[3]۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اذان کی آواز بلند ہوتی ہے تو شیطان بھاگتا ہے کہ اُس کے کانوں میں یہ کلمے نہ پڑیں[4]۔ (کہ قیامت کے دن مؤذّن کے حق میں گواہی دینی پڑ جائے[5]۔)

---

[1] مسلم شریف [2] بخاری شریف [3] ابوداؤد شریف وابن ماجہ شریف۔
[4] بخاری شریف وغیرہ [5] غور کرو شیطان کو انسان سے کتنی دشمنی اور عداوت ہے، وہ یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ انسان کے لئے کوئی خیر بھی کہدے۔

اذان کا طریقہ باوضو قبلہ رُو کھڑے ہوکر شہادت کی اُنگلیاں کانوں میں دے لو اور اذان کے کلمے ادا کرو، آواز بلند کرو، ہر ایک کلمہ صحیح ادا کرو، آواز اچھی بناؤ اور اتنی زور سے مت چیخو کہ دیکھنے والوں کو ہنسی آئے، جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہو تو چہرہ کو داہنی طرف کر لو اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت بائیں طرف کر لو، مگر سینہ قبلہ ہی کی طرف رکھو، اذان کے بیچ میں بات مت کرو، گانا، آواز بگاڑنا بے وضو تکبیر پڑھنا، عورت، دیوانہ، نشہ میں مست، بدکار آدمی اور ناسمجھ بچے کی اذان یا تکبیر مکروہ ہے۔[1]

سوالات

اذان کا مقصد کیا ہے؟

اذان کا جواب کس طرح دیا جاتا ہے؟

اذان کا حکم کب ہوا اور کس طرح ہوا؟

تکبیر اور اذان میں کیا فرق ہے؟

صبح کی اذان اور باقی اذانوں میں کیا فرق ہے؟

اذان کے بعد کی دُعا سناؤ۔

مؤذن کے فضائل بیان کرو اور لفظ مؤذن کے معنی بتاؤ۔

اذان کا طریقہ کیا ہے؟

کن کی اذان مکروہ ہے؟

اذان میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

اذان، مؤذن، تکبیر اور ناقوس کے معنی بتاؤ۔

---

[1] نور الایضاح۔

نماز

ضروری حصے اور اُن کے نام

تم تکبیر[1]۔ تسمیہ[2]۔ تعوذ[3]۔ تسبیح[4]۔ تسمیع[5]۔ تحمید[6] اور تشہد[7] کا مطلب پہلے سمجھ چکے ہو، اب کچھ نام اور یاد کرلو۔ اُن کا مطلب بھی خوب سمجھ لو۔

رفع یدین۔	دونوں ہاتھوں کو اُٹھانا۔
قیام۔	کھڑا ہونا۔
رکوع۔	جھکنا۔
قومہ۔	رکوع کے بعد کھڑا ہونا۔
سجدہ۔	زمین پر چہرہ رکھنا۔
جلسہ۔	دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا
قعدہ۔	دونوں سجدوں کے بعد التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھنا۔

---

[1] اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہنا۔ [2] بسم اللہ پڑھنا۔ [3] اعوذ باللہ پڑھنا [4] سُبحان رَبِّیَ العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کہنا [5] تسمیع۔ سمع اللہ لمن حمدہ کہنا [6] تحمید: ربنا لک الحمد کہنا۔ [7] تشہد۔ التحیات پڑھنا

نماز پڑھنے کا طریقہ

وضو کرکے پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منھ کرکے کھڑے ہو، نماز کی نیت کرکے رفع یدین کرو، یعنی دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاؤ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو۔ دہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رکھو۔

نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھو، ادب سے کھڑے رہو خدا تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو، ہاتھ باندھ کر پہلے ثنا[۱] پھر تعوذ[۲] اور تسمیہ[۳] پڑھ کر الحمد شریف پڑھو الحمد شریف ختم کرکے آہستہ سے آمین کہو، پھر سورۂ اخلاص[۴] یا کوئی اور سورت جو یاد ہو پڑھو، پھر

---

[۱] ثنا یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

[۲] تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہنا [۳] تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا [۴] سورۂ اخلاص یعنی سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔

اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رکوع کیلئے جھکو، رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑلو کہنیوں کو سیدھی اور کمر کو برابر رکھو، سر کمر کی برابر رہنا چاہیئے، رکوع میں تین یا پانچ یا سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھو، پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوجاؤ، تحمید یعنی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد بھی پڑھ لو، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھو، پھر دونوں ہاتھ رکھو، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو پیٹ کو زانوں سے اور کہنیوں کو پسلیوں سے جُدا رکھو سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین، پانچ، یا سات مرتبہ کہو، پھر تکبیر کہتے ہوئے اُٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ پھر تکبیر کہہ دوسرا سجدہ اسی طرح کرو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے پہلے پیشانی پھر ناک پھر دونوں ہاتھ اُٹھاؤ پھر گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر سیدھے کھڑے ہوجاؤ، اُٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔ سجدوں تک ایک رکعت پوری ہوگئی۔

پھر دوسری رکعت اس طرح شروع کرو کہ پہلے بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو، اور کوئی اور سورت ملاؤ پھر رکوع، قومہ، اور سجدے کرو، اس دفعہ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جاؤ، پہلے تشہد یعنی التحیات پڑھو۔ پھر درود شریف پھر دعا پڑھو، پھر سلام پھیرو، پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف۔ سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں طرف منھ موڑلو۔ یہ دو رکعت کی نماز پوری ہوگئی۔

اگر تین یا چار رکعت پڑھنی ہوں تو قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف مت پڑھو، بلکہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر کھڑے ہوجاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو اور کوئی اور سورت نہ ملاؤ، البتہ اگر نماز نفل یا سنت ہے تو اور سورت بھی ملالو۔ سلام پھیرنے کے بعد یہ دُعا، پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ ؕ تَبَارَكْتَ یَا

اے اللہ آپ سلام ہیں اور آپ کی طرف سے ہے سلامتی۔ بابرکت ہیں آپ اے

ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

بڑائی اور عزت کے مالک۔

اور ہاتھ اُٹھاکر دُعا مانگو، ہاتھ بہت زیادہ نہ اُٹھاؤ۔ یعنی سینہ کی سیدھ میں رکھو، کندھوں سے اونچے نہ کرو۔ دُعا سے فارغ ہوکر دونوں ہاتھ مونھ پر پھیر لو۔

دونوں سجدوں کے درمیان یعنی جلسہ میں اور تشہد پڑھنے کی حالت یعنی قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنا پاؤں کھڑا رکھو اس طرح کہ اس کی اُنگلیاں قبلے کی طرف رہیں اور بایاں پاؤں بچھاکر اُس پر بیٹھ جاؤ۔ بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے چاہئیں۔

رکوع کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ گھٹنوں پر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں رکھ کر مضبوطی سے پکڑلو۔ دونوں کہنیوں کو سیدھا رکھو، کمر کو پھیلاؤ، سر کو کمر کی برابر رکھو، نہ اوپر اُٹھا ہوا رہے نہ نیچے جھکا ہوا۔ پنڈلیاں سیدھی رکھو۔

سجدہ کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کے پنجے کھلے[1] ہوئے زمین پر رہیں، اور کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں۔ پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں۔ ماتھا، ناک کا بانسا اور دونوں پیروں کے پنجے زمین پر رکھے ہوئے ہوں۔

تسبیح فاطمہ یہ ہے سُبْحَانَ اللہ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ بار اور اَللہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ اس طرح یہ پوری تسبیح ہوجاتی ہے۔

آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ تسبیح خاص طور پر سکھائی تھی۔ اِسی وجہ سے اِس کو "تسبیح فاطمہ" کہتے ہیں۔ پنج وقتہ نمازوں کے بعد یہ تسبیح پڑھنی چاہیئے۔ اور رات کو جب سونے کے لئے لیٹو تب بھی یہ تسبیح پڑھ لو۔

---

[1] یہ مطلب نہیں کہ انگلیاں چھیدی رہیں مطلب یہ ہے کہ انگلیاں سیدھی رہیں، مٹھی بندھی ہوئی نہ رہے